Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۴ رمضان ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۰ ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۸۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے

"دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدّل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اَور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اُس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلّی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی خوارق ہے۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ رُوح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اُسی کی ظِلّ وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے۔ اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اُس کا رکوع یعنی جُھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبّتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جُھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گِر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے۔"

(لیکچر اسلام صفحہ ۲۷، ۲۸)

ربوہ ۱۹ ظہور۔ جامع مسجد اقصیٰ میں آج نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں احباب کو ماہِ رمضان میں عبادات اور عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قُرب اور اس کی رضا کو حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے خطبہ کے آغاز میں قرآن کریم کی آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (البقرہ: ۱۸۶) تلاوت فرمائی اور بتایا کہ ماہِ رمضان بہت سی برکتیں لے کر آیا ہے اِس مہینہ میں صرف روزے رکھنے کا ہی حکم نہیں ہے بلکہ جملہ شرائط کے ساتھ روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دعائیں کرنے نوافل پڑھنے اور اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرنے اور مستحقین کا خاص خیال رکھنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ یہ مبارک مہینہ بڑے چھوٹے اور امیر و غریب کا امتیاز ختم کر دیتا ہے کیونکہ دن کے وقت روزہ رکھنے اور راتوں کو دعائیں کرنے کے لحاظ سے چھوٹے بڑے میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔ اس ماہ کو یہ عظمت بھی حاصل ہے کہ حضرت جبرائیل اِس ماہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآنِ مجید کے اس حصہ کا جو اُس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا دَور کیا کرتے تھے اسی لئے ہم بھی اس مہینہ میں مرکز میں قرآن کریم کے درس کا اہتمام کرتے ہیں مقامی دوستوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس درس میں شامل ہونا چاہیئے۔

حضور نے مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں قرآن کریم کی عظمت کے بارے میں یہ تین باتیں بیان کی گئی ہیں (۱) یہ هُدًى لِّلنَّاسِ ہے یعنی ہدایت کی جو باتیں لوگ بھول گئے تھے انہیں دوبارہ نازل کیا گیا اور جو بدعات لوگوں میں راہ پا گئی تھیں انہیں دُور کر کے بنیادی اور [illegible]

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۲۰ اگست ۱۹۷۷ء

سعادتِ تامّہ کا حصول اور رمضان کا بابرکت مہینہ

آج کل ہم رمضان کے بابرکت مہینے میں سے گزر رہے ہیں۔ اس ماہِ مبارک کو اللہ تعالیٰ نے سعادتِ تامّہ کے حصول کے لئے ٹریننگ یا ریفریشر کورس کے طور پر مقرر کیا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم یہ واضح کریں کہ رمضان المبارک کی مخصوص عبادات بجا لانے کے نتیجہ میں سعادتِ تامّہ کا حصول کیسے ممکن ہوتا ہے یہ جاننا ضروری ہے کہ سعادتِ تامّہ سے کیا مراد ہے؟ اس کے بغیر رمضان کی مخصوص عبادات کا سعادتِ تامّہ کے حصول کے ساتھ براہِ راست تعلق واضح نہیں ہو سکتا۔

سعادتِ تامّہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے عرفان کا وہ خاص مقام ہے کہ جسے حاصل کرنے کے بعد انسان کو وصالِ الٰہی نصیب ہو جاتا اور اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس تعلق کی علامت کے طور پر اسے قبولیتِ دعا کے حظ اور رؤیا و کشوف کی نعمت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۱۳ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ سعادتِ تامّہ کا حصول فنا، بقا، لقا کے تین درجوں میں سے گزرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس آیہ کریمہ میں بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا فقرہ یہ تعلیم کر رہا ہے کہ انسان کو اپنے تمام قویٰ اور اعضاء الغرض جو کچھ اس کا اپنا ہے خدا تعالیٰ کو سونپ دینا چاہیئے اور اپنی نفسانی جنبشوں اور سکونوں سے بکلی باز آجانا چاہیئے۔ یہی وہ کیفیت ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں فنا ہے۔ پھر بعد اس کے وَهُوَ مُحْسِنٌ کا فقرہ مرتبۂ بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ وہ حالت ہے جس میں اپنی نفسانی جنبشوں پر فنا وارد کرنے کے بعد انسان ربانی تحریکوں سے پُر ہو کر ان کے مطابق ہی حرکت کرتا ہے اور اس کا اپنا نفس درمیان سے اُٹھ جاتا ہے۔ اس حیاتِ ثانی کو جو خدا میں ہو کر زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں میسر آتی ہے بقا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس حیاتِ ثانی یا بقا کا لازمی نتیجہ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین انسان کو حاصل ہو جاتا ہے کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور ہر یک آئندہ کا خوف اس کی نظر سے اُٹھ جاتا ہے اور ہر یک گزشتہ اور موجودہ غم کا نام و نشان باقی نہیں رہتا اور ہر ایک روحانی نعمت موجود الوقت نظر آنے لگتی ہے۔ یہ حالت ہر یک قبض اور کدورت سے پاک اور ہر یک دغدغہ اور شک سے محفوظ اور منزہ ہوتی ہے اور اسی لئے لقا کے نام سے موسوم کی جاتی ہے اور اسی کا دوسرا نام سعادتِ تامّہ بھی ہے۔ سو گویا سعادتِ تامّہ کے تینوں درجے یعنی فنا، بقا اور لقا خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر موت وارد کر کے روحانی حیات سے ہمکنار ہونے اور خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے ہر قسم کے شکوک و شبہات اور خوف و حزن سے بکلی منزہ ہو کر اس کی گود میں جا بیٹھنے پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہی وہ اصل مقصد ہے جس کے حصول کے لئے حسبِ استطاعت و الطاقت ہر مومن کے لئے کوشاں رہنا ضروری ہے۔

جب ہم رمضان کے بابرکت مہینے اور اس کی مخصوص عبادات اور ان کے ثمرات پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ ان کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فنا، بقا اور لقا کے تینوں درجوں میں سے گزار کر سعادتِ تامّہ کے حصول کی مشق کرنے کا ایک موقع بہم پہنچایا ہے اور انہیں سال کے بقیہ گیارہ مہینوں میں بھی اسی مشق کے زیر اثر سعادتِ تامّہ کے حصول میں کوشاں رہنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ حقیقی مومنوں کا فرض ہے کہ ہر سال اس مشق کو دُہرا کر اور اس ریفریشر کورس کو مکمل کر کے سعادتِ تامّہ کے حصول میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں یہاں تک کہ انہیں يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱) کی آواز آجائے یعنی وہ اپنے کانوں سے سُن لیں کہ اے نفسِ مطمئنّہ اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ آ کہ تو اُسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ اور وہ سُن لیں کہ ان کا رب انہیں کہہ رہا ہے کہ آ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

اب اگر ہم رمضان کی مخصوص عبادات پر غور کریں تو اس کی سب سے اہم اور سب سے مقدم عبادت پورے ایک ماہ کے روزے ہیں۔ یہ روزے کیا ہیں؟ ان میں انسان مقررہ اوقات کے سوا کھانے پینے کی مصروفیات سے دستکش اور فارغ ہو کر ہمہ وقت خدا کی طرف رجوع اختیار کر لیتا ہے۔ وہ خدائی حکم کے ماتحت ان چیزوں سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عام دنوں میں جائز ٹھہرایا ہے اور جن سے متمتع ہونے کی اجازت دی ہے یکسر کنارہ کش ہو کر اپنے آپ کو بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کے مطابق مع اپنے جملہ قویٰ اور استعدادوں کے خدا تعالیٰ کو سونپ دیتا ہے اور ایک قسم کی فنا اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے۔ یہ فنا اُس کے لئے رحمت کا موجب ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں وہ وَهُوَ مُحْسِنٌ کے مطابق دن اور رات کا زیادہ سے زیادہ وقت قرآن مجید کی تلاوت کرنے، ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے اور نوافل ادا کرنے میں گزارتا ہے۔ اُس کی یہ حالت ایک نئی روحانی زندگی یعنی بقا سے ہمکنار ہونے کے مترادف ہوتی ہے۔ بالآخر رمضان کے آخری عشرہ میں اس کی یہ عبادات اعتکاف کی شکل میں اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جاتی ہیں تو لیلۃ القدر کے انعام سے اسے مشرف کیا جاتا ہے جو لقا کے درجہ سے بہرہ یاب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ سو گویا اسی طرح اس ماہِ مبارک میں محدود پیمانہ پر سعادتِ تامّہ کا حصول اس کے لئے ممکن ہو جاتا ہے اور اس کی یہ مشق یا ریفریشر کورس پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے اور وہ اس امر کے لئے تیار ہو جاتا ہے کہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں اپنی اس مشق کو جاری رکھ کر سعادتِ تامّہ یا نفسِ مطمئنّہ کے حصول کی جدوجہد میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے اور اسی طرح اپنی زندگی کے اصل مقصد کو پالے اور اس کی ہر حرکت و سکون زبانِ حال سے یہ اعلان کرتی ہوئی نظر آنے لگے کہ:-

"اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝"

(الانعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

یعنی یہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداری میں سب سے بڑھ کر ہوں۔

الغرض رمضان کا بابرکت مہینہ سعادتِ تامّہ کے حصول کی مشق کرانے کا ایک انمول موقع مہیا کرتا ہے۔ اس سے کما حقہٗ استفادہ کر کے سعادتِ تامّہ کے حصول میں کوشاں ہونا ہر مومن کے لئے ضروری ہے کیونکہ یہی وہ ریفریشر کورس ہے جسے مکمل کرنے کے بعد ایک مومن کے اندر اپنی ذات میں پیدائشِ انسانی کی غرض وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ کو پورا کرنے کی اہلیت اور استعداد پیدا ہوتی ہے اور وہ درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا نفسِ مطمئنّہ کی حدود میں جا داخل ہوتا ہے۔ اس سے رمضان کے بابرکت مہینے اور اس کی مخصوص عبادات اور ان عبادات کے عظیم الشان ثمرات کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ اس ماہِ مبارک کو پوری شرائط کے ساتھ گزارنے کا اجر جتنا عظیم الشان ہے اس سے غفلت اتنے ہی بڑے نقصان اور محرومی پر دلالت کرتی ہے۔

ولادت باسعادت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزہ لبنیٰ و عزیز حبیب احمد کو نائیجیریا میں پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بچی برادرم میجر سید سعید احمد و عزیزہ سیدہ بشریٰ بیگم (دختر حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نواسی اور برادرم میر مشتاق احمد صاحب کی پوتی ہے۔ ولادت کے وقت پیچیدگی پیدا ہو گئی لہٰذا اپریشن کرنا پڑا۔ بچی بہت کمزور ہے اور عزیزہ لبنیٰ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ زچہ و بچہ دونوں کے لئے خاص دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت والی نیک صالح زندگی عطا فرمائے آمین! والسلام

(مرزا منور احمد)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد صادق صاحب باجوہ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس و صدر حلقہ لطیف آباد عرصہ سے جوڑوں کے درد اور دیگر عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں اور اب سول ہسپتال حیدرآباد میں زیر علاج ہیں۔ حالت تسلی بخش نہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی سلسلہ حیدرآباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالافتاء۔ ربوہ

رمضان المبارک کے بعض ضروری مسائل

رمضان کا چاند

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام سُنّت ابرار ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار اس اشتیاق سے کرتے جیسے کسی معشوق کی آمد ہے۔ ایک خاص ہما ہمی اور گہما گہمی ہوتی تھی اور خاص ذوق وشوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا۔ جس رات رمضان کا چاند نظر آتا اسی رات سے قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا۔ رات کو جاگنا، کثرت سے نوافل پڑھنا، تراویح کا اہتمام کرنا، قرآن پڑھنا اور سُننا اور ذکرِ الٰہی کرنا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کھانے کے لئے اُٹھ بیٹھنا ان ہی میں ان کی رات بسر ہو جاتی اور ہر رات ان کا یہی معمول رہتا۔

روزہ رکھنے کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لینا۔

اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علیٰ حالہٖ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزے میں واقع نہیں ہوگا بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگوں کو اُسے یاد نہیں دلانا چاہیئے اللہ تعالیٰ اسے کھلا رہا ہے۔ پھر انہیں کیا ضرورت پڑی کہ وہ اس میں روک ثابت ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا اَکَلَ الصَّائِمُ
نَاسِیًا اَوْشَرِبَ نَاسِیًا
فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ
اللّٰهُ اِلَیْهِ وَلَا قَضَاءَ
عَلَیْهِ وَلَا کَفَّارَةَ...

کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اُسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اُسے دیا۔ نہ اس پر قضاء ہے نہ کفارہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن کُلّی کی غرض سے مُنہ میں پانی ڈالا اور پانی اندر چلا گیا تو ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی لیکن نہ وہ گنہ گار ہے اور نہ اس پر کفارہ ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ لینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہ گار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا یا حضرت میں ہلاک ہو گیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا ہے؟ اس عرض کی حضور روزہ کی حالت میں میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا حضور نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا اور شہوانی جوش کو روک سکتا تو یہ غلطی ہی سرزد کیوں ہوتی۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر بیٹھو۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا۔ آپ نے فرمایا اٹھائیے اسے اور کھلا دے یہ مسکینوں کو۔ ٹوکری لیکر عرض کرنے لگا مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضورؐ کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا۔ جاؤ اپنے اہل وعیال کو ہی کھلاؤ۔

پچھنے لگوانا۔ قے کرنا۔ دن کو سُرمہ لگانا۔ معمولی اپریشن کرانا۔ کلوروفارم سونگھانا۔ روزہ کی حالت میں ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ انہیں پسند نہیں کیا گیا۔ اس لئے اِس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ٹوتھ پیسٹ کا استعمال ناپسندیدہ ہے۔ روزہ کے دَوران بیرونی اعضاء پر ٹنکچر لگایا جا سکتا ہے چیچک کا ٹیکہ بھی لگوایا جا سکتا ہے لیکن انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان کے علاوہ کُلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، خوشبو لگانا، داڑھی اور سر میں تیل لگانا، بار بار نہانا، آئینہ دیکھنا، مالش کرانا، پیار سے بوسہ لینا ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

مرض اور سفر میں روزہ

روزہ کا اجر عظیم ہے اور امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں اس لئے انسان کو دعا مانگنی چاہیئے کہ:۔

"الٰہی! یہ تیرا مبارک مہینہ ہے مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دیگا لیکن اس کے باوجود اگر تقدیرِ الٰہی غالب آ لے اور انسان بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جائے گی کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے۔"

بہر حال بیمار ہونے یا سفر کی حالت میں روزہ رکھنے اجازت نہیں حضور علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا:۔

لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ
فِی السَّفَرِ۔

یعنی سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرمایا کرتے تھے:۔

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزے رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔"

علاوہ ازیں حائضہ اور نفاس والی عورت بھی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ ایسے ہی حاملہ اور دودھ پلانے والی بھی روزہ نہ رکھے لیکن بعد میں جب یہ عذر نہ رہیں یعنی بیمار تندرست ہو جائے۔ مسافر اپنے گھر پہنچ جائے یا کسی جگہ پندرہ یا پندرہ سے زائد دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے۔ حائضہ حیض سے پاک ہو جائے نفاس کے دن ختم ہو جائیں، حاملہ کے بچہ پیدا ہو جائے یا دودھ پلانے والی دُودھ پلانا بند کر دے۔ اس حالت میں ان لوگوں پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء واجب ہو گی اور یہ روزے دوبارہ انہیں رکھنے ہوں گے۔

سفر اور مسافت کی حد

سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں۔ اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوتِ فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے۔ ایسے سفر میں جس میں انسان صبح کو نکل کر شام کو گھر واپس آ جائے وہ رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ یہ امر مستحسن ہے ضروری نہیں۔ سفر میں روزے کی تین صورتیں ہوں گی۔

۱۔ اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پیا وہ چلتا چلا جا رہا ہو روزہ نہ رکھے کیونکہ افطار ضروری ہے۔

۲۔ اگر سفر کے دَوران کسی جگہ کچھ مدت ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو وہاں روزہ رکھ سکتا ہے۔ دونوں باتوں کی اجازت ہے۔

۳۔ اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرتا ہے تو وہاں سحری انتظام کرے اور روزہ رکھے

!......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ کی قضاء

چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء ضروری ہے اور اس کا اصل وقت دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے ہے۔ اور حقیقی ثواب اسی کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔ البتہ اگر کسی معذوری کی وجہ سے کوئی اس عرصہ میں روزوں کی قضاء نہ کر سکے تو دوسرے رمضان کے بعد بھی قضاء کر سکتا ہے۔

سحری کھانا

سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں ویسے ضرورت اور عذر کی صورت میں سحری کھائے بغیر روزہ رکھنا جائز ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً۔ (بخاری)

یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ سحری دیر سے کھانی چاہیئے اور سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیئے۔ دیر سے سحری کھانا اور جلد افطار کرنے میں برکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور پانی سے روزہ کھولا کرتے تھے۔ ایک آدھ کھجور کھائی اور پانی پی لیا۔ روزہ کھولتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مستحب ہے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

نیّتِ روزہ

روزہ کی نیّت طلوعِ فجر سے پہلے کی جائے البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہو سکا کہ آج سے رمضان شروع ہے یا سویا رہا۔ صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اس قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیّت کر سکتا ہے بشرطیکہ اس نے طلوعِ فجر کے بعد سے کچھ نہ کھایا ہو۔ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے:۔

لَا صَوْمَ لِمَنْ لَمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

یعنی روزہ صرف اس شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیّت کر لی ہو۔

اس کے ساتھ ہی ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ:۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ فَیَقُوْلُ ھَلْ مِنْ غَذَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ۔ (مسلم)

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ اگر جواب ملتا کہ نہیں تو آپؐ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیّت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے۔ گو حضورؐ کے یہ روزے نفلی تھے۔

روزہ رکھنے کی عمر

کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے۔

نمازِ تراویح

قیامِ رمضان جسے عوام الناس تراویح کہتے ہیں کوئی الگ نماز نہیں وہی تہجد کی نماز ہے۔ حقیقی مسلمان بارہ مہینے پڑھتے ہیں ہاں رمضان میں زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کی فضیلت اور عوام میں قرآن پاک سننے کے ذوق کو فروغ دینے کی بناء پر حضرت عمرؓ کی تلقین کے مطابق رات کے اوّل حصہ میں اس نماز کا رواج پڑا اور اس نماز کا نام تراویح مشہور ہوا کیونکہ چار رکعت ادا کرنے کے بعد کچھ دیر سستانے اور ٹھہرے رہنے کی ہدایت ہے۔ باقی رہی رکعت کی تعداد تو جماعت کے نزدیک یہ آٹھ رکعت ہی مسنون ہے۔ ہاں اگر کوئی چاہے تو بیس بھی پڑھ سکتا ہے۔ جب ایک نماز ہے ہی نفل تو اس بارہ میں پھر یہ شور کیوں کہ اتنی رکعتیں چاہئیں یا اتنی۔ نفل کی تو جس قدر رکعتیں انسان چاہے پڑھ سکتا ہے۔

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ تو یہی ہے کہ آپؐ بالعموم رمضان اور غیر رمضان میں رات کی نماز آٹھ رکعت تہجد اور تین وتر ہی پڑھتے البتہ گاہے گاہے بیس رکعت پڑھنے کی بھی روایت ہے۔ باقی بعض صحابہ کرامؓ اور کئی ایک بعد کے مسلمان ۲۰-۳۶-۴۰-۴۶ تک بھی پڑھ لیتے ہیں۔ دراصل اس تفاوت کا تعلق قرآن کے لمبا اور چھوٹا کرنے اور سہولت بہم پہنچانے سے ہے نہ کہ کسی نص سے۔

فدیۂ رمضان اور اس کی مقدار

عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی ادا کرے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سنّت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص پر واجب نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضاء سے پہلے پہلے ہی اپنے مولیٰ کو پیارا ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ رمضان کے روزوں کا لازمی طور پر فدیہ صرف ایسے لوگوں پر واجب ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضاء کی طاقت حاصل کر سکیں گے۔ مثلاً بوڑھا ضعیف ہے یا دائم المریض یا حاملہ یا مرضعہ ہے۔

فدیہ کی مقدار کیا ہے؟ اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ کے اصول کو مدنظر رکھا جائے البتہ امام ابو حنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کا نصف صاع یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے۔ یہ فدیہ کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے تاہم بہتر اور زیادہ ثواب کا موجب یہ ہے کہ کسی نیک، متقی، پابندِ صوم وصلوٰۃ کو دیا جائے۔

صدقۃ الفطر

رمضان کے بعد عید کی نماز سے پہلے یہ مومن پر فرض ہے کہ وہ کم از کم ڈیڑھ سیر گندم یا اور مناسب غلّہ خدا کے لئے غرباء کی خاطر دے خواہ غریب ہو یا امیر۔ غریب اس میں سے دیدے جو اس کو اس دن ملا ہو اور امیر اس سے جو اس نے پہلے کا چھوڑا ہے۔ صدقۃ الفطر اس غلہ میں سے ادا کرنا زیادہ مناسب ہے جو کسی علاقہ میں عام طور پر بطور خوراک استعمال ہوتا ہے اور اگر مختلف قسم کے غلّے استعمال کئے جاتے ہوں تو ان میں جو قیمتی غلہ ہے اس کا نصف صاع یعنی قریباً پونے دو سیر اور جو اوسط درجہ کی قیمت کا ہے اس کا ایک صاع ادا کرنا چاہیئے۔

بنیادی طور پر صدقۃ الفطر کی رقم غرباء میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ انہیں حسب گنجائش کم از کم اتنی رقم دی جائے جس سے وہ عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں۔ عام معمول سے کھانا پکا سکیں اور اچھے کپڑے بنوا کر پہن سکیں۔ اگر اس سے زیادہ دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ واجب قرار دیا اور فرمایا اس کی غرض یہ ہے کہ تا غرباء کو عید کے دن در در مانگتے پھرنے سے بچایا جائے اور گھر بیٹھے ان کی ضرورت پوری کر دی جائے۔ البتہ غرباء کی اس ضرورت سے اگر رقم بچ جائے تو اسے دوسرے ثواب کے کاموں میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

جماعتی ہدایت یہ ہے کہ جو رقم بچ جائے وہ مرکز میں بھجوا دی جائے یا اپنی دوسری اجتماعی ضرورتوں میں مرکز کی اجازت سے خرچ کی جائے۔ فطرانہ کسی بھی غریب کو دیا جا سکتا ہے خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صدقہ کے واسطے مسلم یا غیر مسلم کی قید ضروری نہیں۔ کافر محتاج مسکین کو صدقہ دیا جا سکتا ہے۔"
(فتاویٰ مسیح موعود)

اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔ بیس کی صبح یا شام کو اعتکاف شروع کیا جائے اور عید کا چاند دیکھنے پر اعتکاف ختم کر کے گھر آ جائے۔ دس دن سے کم بھی اعتکاف جائز ہے البتہ ایک دن سے کم عرصہ کا اعتکاف درست نہیں۔ اعتکاف کے معنے ہیں روزہ رکھ کر عبادت کی نیّت سے مسجد میں قیام کیا جائے معتکف کے لئے سوائے حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور ضرورت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ عام نہانے اور بال کٹوانے کے لئے بھی مسجد سے باہر نہیں آنا چاہیئے البتہ وضو یا غسلِ جنابت کیلئے مسجد سے نکلنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

اگر پردہ کا معقول اور تسلی بخش انتظام ہو تو عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے لیکن گھر میں نماز کے لئے ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف بیٹھنا اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

اعتکاف کی حالت میں بال کٹوانے اور حجامت بنوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ مسجد کے اندر اسے ناپسند کیا گیا ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم جون تا ۳۰ جون ۱۹۷۷ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین! دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔

قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترمہ بیگم صاحبہ میر محمود احمد صاحب دارالصدر ربوہ	۱۰۰/-
" کرنل مبشر احمد صاحب لاہور	۳۰/-
مکرم شیخ صاحب P.I.A. ربوہ	۵۰/-
محترمہ مسز نعیم زبیر ہاشمی صاحب ساہیوال	۱۰/-
" بشیر بیگم صاحبہ سمن آباد لاہور	۱۰۰/-
" تنویر احمد خان صاحب آف کراچی	۱۰/-
" شاہد محمود راشدی صاحب پشاور	۵۰/-
" ارشد داؤد راشدی صاحب لائلپور منجانب والدہ مرحومہ نصرت راشدی صاحبہ	۲۰/-
مکرم رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ فتح پور ضلع سانگھڑ	۱۰/-
" نزار عبدالقادر صاحب چنیوٹ	۱۰/-
" شیخ احمد صاحب پارسی کالونی کراچی	۱۰۰/-
" شیخ لطیف احمد صاحب اصغر مال راولپنڈی	۱۵/-
" ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کاشانہ حفیظ گارڈن ایسٹ کراچی	۵۰/-
" منور احمد صاحب نیشنل آٹو ٹریکس نواب شاہ	۱۵/-
" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ	۱۲/-
" چوہدری عبدالحمید صاحب گوٹھ حمید نگر ضلع تھرپارکر	۱۷/-
" خواجہ منظور احمد صاحب کمشنر انکم ٹیکس سرگودھا	۱۵۰/-
" سید احمد علی صاحب سوئی گیس کمپنی دادو سندھ	۸۰/-
محترمہ نعیمہ روحی صاحبہ بنت فیض احمد صاحب گھمن کوٹ کرم بخش	۲۰/-
مکرم ثروت علی شیخ صاحب کچہری روڈ سیالکوٹ	۱۰/-
" فضل بیگم صاحبہ والدہ محمد سلیم صاحب لیبد مرچنٹ کھاریاں	۳۵/-
مکرم نصیر احمد صاحب نسیم کینیڈین الیکٹرک کمپنی راولپنڈی	۶۰/-
محترمہ مسز نصرت احمد صاحبہ P.E.C.H.S. کراچی	۲۵۰/-
مکرم عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال ملتان	۱۰/-
" پروفیسر عبدالقادر صاحب ڈاہری نواب شاہ	۱۱۰/-
" محمد اسمٰعیل صاحب قریشی و اہلیہ صاحبہ معرفت محمد فاتح قریشی	۱۵/-
" محمد یامین صاحب صدیقی راولپنڈی	۱۰/-
" محمد اشفاق صاحب گوندل ٹھاکر سنگھ گیٹ گوجرانوالہ	۱۰۰/-
محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۵۵/-
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری ربوہ	۱۰/-
محترمہ ناہرہ شریف احمد صاحب اسلام آباد	۲۰۰/-
مکرم ملک ممتاز احمد صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی	۴۵/-
محترمہ بشریٰ اعجاز صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰/-
مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب "	۱۰۰/-
" سید غلام حسن صاحب ہارلے سٹریٹ راولپنڈی	۱۰/-
" ملک فضل حق صاحب گلشن اقبال کراچی	۲۵/-
محترمہ بیگم شیریں نور احمد صاحب تالپور ناظم آباد کراچی منجانب شاہد فرید احمد صاحب ایڈووکیٹ	۱۰۰/-
ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰/-
مکرم ملک منور احمد صاحب گوردوارہ سٹریٹ لاہور	۱۰/-
محترمہ سیدہ افرا وحید صاحبہ شاہد منزل سیدانوالہ	۱۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ والدہ طاہر محمود صاحب گوجرانوالہ	۲۰/-
" مسز آفتاب احمد صاحب S.D.O. ٹھٹھہ سندھ	۱۰۰/-
مکرم فراست فاروقی صاحب گلبرگ لاہور	۵۰/-
محترمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰/-
" فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم دارالرحمت ربوہ	۱۰/-
" فیروزہ فائزہ صاحبہ زوجہ کیپٹن مطلوب حسن نوری صاحب ربوہ	۳۰/-
" عزیز بی بی صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰/-
" والدہ صاحبہ خلیفہ صباح الدین صاحب دارالیمن ربوہ	۱۰/-
مکرم لفٹیننٹ کرنل ملک سلطان رحمت احمد صاحب رفیقی اٹک	۱۰۰/-
" لئیق احمد صاحب خورشید دوبئی منجانب بابو سلامت علی صاحب مرحوم	۲۰/-
" لئیق احمد صاحب خورشید منجانب آمنہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب درویش	۲۰/-
مکرم مرزا محمد صدیق صاحب انگلینڈ	۱۰۰/-
محترمہ طاہرہ باجوہ صاحبہ سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۲۰/-
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گھڑیالی کلاں ضلع شیخوپورہ	۳۰/-
" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار	۵۰/-
محترمہ فریدہ محمد حسین صاحب کوٹ باجوہ براستہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	۱۰۰/-
مکرم ایچ مجاہد صاحب شالیمار چائنا ایمپیبی اسلام آباد	۱۵/-
" سردار رحمت اللہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۵/-
" عبدالشکور صاحب بذریعہ سردار رحمت اللہ صاحب " " "	۵۰/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم۔ ایڈیٹر لائٹ	۵۱۹۹/-
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غیور احمد صاحب مظفر گڑھ	۲۰/-
" بیگم وزیر محمد صاحب لاہور بذریعہ لجنہ مرکزیہ ربوہ	۱۰۰/-
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور	۱۳۵/۲۵
مکرم مرزا محمد عثمان صاحب بذریعہ انصرامات تحریک جدید	۴۰/-
محترمہ امۃ السلام صاحبہ جرمنی برائے والدہ مرحومہ بذریعہ خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ	۲۰۰/-
مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ربوہ	۱۰/-
" چوہدری ارشاد احمد صاحب ایڈووکیٹ سنت نگر لاہور	۲۵/-

(باقی)

رمضان المبارک کے بعض ضروری مسائل (بقیہ ص ۴)

کیونکہ یہ امر مسجد کے احترام اور اس کے آداب کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں کنگھی کرنے میں بھی احتیاط فرماتے تھے چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کنگھی کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ اپنا سر مسجد سے باہر کر دیتے اور حضرت عائشہؓ جو اپنے حجرے میں ہوتیں کنگھی کر دیتیں۔ علماء کی یہ رائے بھی ہے کہ ناخن اور صفائی وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو نہانے کے لئے جب مسجد سے باہر جائے تو وہاں یہ کام کرے گویا مسجد میں ناخن وغیرہ اتروانے کو بھی ناپسند کیا گیا ہے۔

لیلۃ القدر

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر آتی ہے یہ بالعموم طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہیئے یہ بہت ہی بابرکت رات ہے اس میں قیام اور عبادت گزاری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر نظر آئے تو میں کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"

یعنی اے میرے اللہ تو معاف کرنے والا بخشش والا ہے بخشش اور معافی کو پسند کرتا ہے سو مجھے معاف کر دے!

مطالعہ کتب

ماہ اگست میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کچھ عرصہ سے گردن اور کمر کے درد سے بیمار چلا آ رہا ہے علاج معالجہ سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفا عطا فرمائے آمین! (ضیاء الدین حمید فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(۲) میرا لڑکا عزیز مبارک احمد لندن میں بازو اور کمر میں درد کی وجہ سے بیمار ہے اور دوسرے لڑکے عزیز مظہر احمد کو ذیابیطس کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دونوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (راجہ فضل احمد۔ محمود آباد جہلم)

(۳) میری لڑکی عزیزہ طاہرہ نزہت بی اے بارہ روز سے شدید بخار سے بیمار رہی ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ نیز عاجز ایک طویل عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین!

(ایچ نور علی خاں محصل حلقہ سول لائنز لاہور)

(۴) خاکسار گذشتہ دس دن سے بعارضہ انفلوانزا۔ بخار اور دوران سر بیمار ہے دعا کی درخواست ہے۔ (خورشید بی اے۔ دارالرحمت ربوہ)

قارئین کرام حل شدہ پرچے بھجوائیں

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

یکم اگست تا ۸ر اگست صرف چار سو اڑتیس روپے اکتیس پیسے چندہ جمع ہوا ہے اس طرح اس مد کی کل وصولی مبلغ ۷۸,۷۲۸ روپے ۸۱ پیسے ہوتی ہے جبکہ مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے کل متوقع اخراجات ۳,۲۸,۵۰۰ روپے ہونے ہیں۔ لجنات بھی اور انفرادی طور پر بہنیں بھی اس چندہ کے حصول کے لئے کوشش کریں ایسا نہ ہو کہ کام بند کرنا پڑے اور جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کو رہائش کی دقت کا سامنا کرنا پڑے۔ بہت سی بہنیں ایسی ہیں جنہوں نے ابھی تک اس میں بالکل حصہ نہیں لیا۔ میں اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلاتی ہوں جو بہنیں پہلے چندہ دے چکی ہیں وہ مزید دیں اور جنہوں نے ابھی تک حصہ نہیں لیا وہ اب حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانات نکاح

(۱) برادرم محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور حال دار الصدر شمالی ربوہ کی دختر عزیزہ روبینہ رحمت کا نکاح ہمراہ عزیزم چوہدری نثار احمد صاحب ابن محترم کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب پیپلز کالونی لائلپور مورخہ ۴ر اگست بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں بیس ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(چوہدری عطاء اللہ ایم۔ اے نائب ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے لڑکے عزیزم عبد السمیع حامی کا نکاح بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ عزیزہ ثمانہ ظفر بنت مکرم محمد ظفر اللہ صاحب مرحوم سے مورخہ $\frac{8}{77}$ ۲ کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور نیک ثمرات کا موجب ہو۔ آمین

(محمد رفیع ناصر۔ ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ)

(۳) میرے بڑے بھائی مکرم ملک ریاض احمد خاں ایم بی اے اسسٹنٹ ورکس منیجر واہ آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ ابن ملک سعید احمد خان صاحب سول انجینئر آف شارجہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم قاضی محمود الحسن صاحب مرحوم آف ساہیوال بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپیہ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال نے بر مکان قاضی نثار احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۷۷ء کو پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار ملک مبشر احمد خان زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ سول لائن ۶/۱ نسبت روڈ لاہور)

(۴) برادرم مکرم الحاج صوبیدار غلام رسول مرحوم کے صاحبزادے عزیزم مکرم غلام مرتضیٰ خان کیمسٹ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کا نکاح ہمراہ عزیزہ راشدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم خان عبد اللہ خان صاحب نسیم منزل $\frac{25}{2}$ دار الرحمت شرقی ربوہ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مورخہ $\frac{8}{77}$ ۹ کو پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(میاں غلام مصطفےٰ صادق نائب وکیل المال ثانی)

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس جنون دیوانگی، بے خوابی، تبخیر معدہ۔ مراق، مرگی، نسیان، بلڈ پریشر، ہسٹیریا۔ اختناق الرحم۔ نزلہ زکام۔ دوران سر۔ کمزوری اعصاب، دوار، سدر، سبات، کابوس، تشنج، ضعف اعصاب اور کمزوری دماغ کیلئے تفصیلی معلومات اور مشورہ حاصل کریں۔ اگر مریض پر وحشت غالب ہو۔ فضول حرکات اور بات بات پر تکرار کرے تو مریض کا معائنہ کروائیں۔ باقی حالات میں علاج اور مشورہ کے لئے

ملاقات جمعہ، ہفتہ، اتوار

خط جوابی اور مفصل لکھیں

حکیم قاضی نذر محمد

قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ حافظ آباد گوجرانوالہ

۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب

تحریک جدید کے جو مجاہدین ۲۹ر رمضان المبارک (بمطابق ۱۴ر ستمبر ۱۹۷۷ء) سے پہلے اپنا موعودہ چندہ کلی طور پر ادا فرما دیں گے اُن کے اسماء گرامی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ دعا کی خصوصی درخواست کے ساتھ پیش کر دیئے جائیں گے اس لئے زیادہ سے زیادہ مجاہدین تحریک جدید اس بابرکت تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

طلبہ جامعہ احمدیہ متوجہ ہوں

کتاب "غلبہ حق" شائع ہو کر جامعہ میں پہنچ گئی ہے جامعہ کھلنے کے بعد اس کا امتحان ہو گا۔ یہ کتاب ہر طالب علم کے پاس ہونی ضروری ہے لہٰذا تمام طلبہ یہ کتاب لائبریری جامعہ احمدیہ سے حاصل کر لیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ابدی صداقتوں کو قائم کر دیا (۲) گذشتہ مذاہب میں جو باتیں مجمل طور پر بتائی گئی تھیں انہیں قرآن مجید نے کھول کھول کر بیان کر دیا۔ (۳) یہ فرقان بھی ہے یعنی مختلف ممالک اور زمانوں میں ہدایت کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا تھا انہیں دور کر کے حق و باطل میں کھلا کھلا امتیاز پیدا کر دیا اور ایسی کامل اور مکمل شریعت عطا فرما دی جس نے گذشتہ مذاہب اور گذشتہ شریعتوں کے تمام اختلافات کو دور کر دیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (البقرہ: ۱۸۷) یعنی اللہ تعالیٰ اس سوال کے جواب میں کہ پہلوں میں اور مسلمانوں میں کیا امتیاز ہے فرماتا ہے کہ پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم و مہجور ہو گئے تھے جبکہ مسلمانوں کو قرب الٰہی کی نعمت حاصل ہے بشرطیکہ وہ میرے احکام کو قبول کریں اور ایمان پر ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہیں اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا مشاہدہ کر لیں اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار اور اسکے خوف سے لرزاں و ترساں رہیں۔

آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رقم فرمودہ ایک نہایت ایمان افروز حوالہ دعا کی عظمت و اہمیت کے بارے میں پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے بتایا ہے کہ معرفت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور دعاؤں پر خاص طور پر زور دینے سے حاصل ہوتی ہے حضور نے فرمایا ماہ رمضان میں ہمیں خاص طور پر ایسی دعائیں کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے جو ہر قسم کے کبر و ریا اور غرور سے پاک ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھے اور اپنی رضا کی جنتوں کا ہمیں وارث بنائے۔

مکرم چوہدری عبد الکریم خان صاحب کاٹھگڑھی شاہد مربی سلسلہ احمدیہ عرصہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال ریڈیم وارڈ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ دائیں گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ابھی تک صحتیاب نہیں ہوئے اور افاقہ کی رفتار بہت آہستہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں ان کی جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

بہترین زرعی اراضی برائے فروخت

لاہور شاہدرہ چونگی سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک مربع آباد اور ایک غیر آباد۔ فون نمبر ۴۲۶۶۷ ڈار پراپرٹی ایڈوائزرز ۶/۵۵ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴